بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ بہت سوں کے سینے کھولتا ہے
بہت سوں کے شکوک وشبہات دور کرتا ہے اسلام کی حقیقی تصویر لوگوں کے سامنے آتی ہے
اللہ تعالیٰ ان برکات کو ہمیشہ پھیلاتا چلا جائے
جلسہ سالانہ جرمنی منعقدہ اگست 2017 کا ایمان افروز اور رُوح پرور تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم ستمبر 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایم .ٹی .اے. کے ذریعہ سے دنیائے احمدیت کو اس طرح اکٹھا اور باخبر کر دیا ہے کہ اب خلیفہ وقت کے دَوروں اور جماعتی پروگراموں اور خبروں کو سننے کے لئے لمبا انتظار اور جماعتی رسائل اور اخبارات کا انتظار نہیں کرنا پڑتا بلکہ ساتھ ہی ساتھ ہر خبر پہنچ رہی ہوتی ہے۔

بہر حال گزشتہ دنوں جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ جرمنی کا جلسہ ہوا اس کے بارے میں بھی مجھے لوگوں نے لکھا اور جہاں بھی میں جاؤں وہاں کے بارے میں خاص اظہار رائے ہوتا ہے لوگوں کا۔ مختلف قسم کے جذبات ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر انسان ادا کرتا ہے اور حمد کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت میسر فرما کر کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت کو ایک وحدت بنا دیا ہے اور ایک لڑی میں پروئے جانے کے ظاہری نظارے کا خوبصورت سامان مہیا فرما دیا ہے۔ پس اس کے لئے ہمیں جہاں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے وہاں ایم .ٹی .اے. کے کارکنان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کارکنوں کو جزا دے۔

فرمایا: اسی طرح مختلف شعبہ جات میں کام کرنے والے کارکن ہیں جو جلسہ پر رضا کارانہ طور پر خدمت کر رہے ہوتے ہیں اور مہمانوں کی خدمت میں انہوں نے دن رات ایک کیا ہوتا ہے۔ یہ بھی ہزاروں کی تعداد میں اب ہو گئے ہیں، جن میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی ہیں نوجوان لڑکے لڑکیاں بھی ہیں اور بچے بچیاں بھی ہیں۔ ایک ایسی روح کے ساتھ کام کر رہے ہوتے ہیں جو صرف اس زمانے میں جماعت احمدیہ میں نظر آتی ہے۔ پس تمام شامل ہونے والوں کو ان رضا کاروں کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح شاملین جلسہ بھی ایک اچھا اثر اپنے رویے سے مہمانوں پر چھوڑ رہے ہوتے ہیں جس کا اظہار مہمان بعد میں کرتے ہیں۔ اس وقت میں اس حوالے سے مختلف ملکوں سے آئے ہوئے مہمانوں کے تاثرات پیش کروں گا تا کہ جلسہ کی برکات کا یہ حصہ بھی ہمارے سامنے آ جائے اور اللہ تعالیٰ کی مزید شکر گزاری کا موقع ملے اور اپنی حالتوں کو مزید بہتر کرنے کی طرف ہماری توجہ ہو۔

ایک عربی النسل مسلمان دوست خالد میاد صاحب جو ریڈ کراس تنظیم کے ساتھ کام کرتے ہیں وہ اس سال جرمنی جلسہ میں شامل ہوئے۔ وہ اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں جب اپنے غیر مسلم دوستوں کو اسلام پر اعتراض کرتے ہوئے سنتا تھا تو مسلمانوں کی باہمی منافرت اور جھگڑوں کی وجہ سے میں اسلام کا دفاع نہیں کر پاتا تھا آج اس جلسہ میں آپ کی جماعت کے اجتماعی اور انفرادی امن و محبت اور

باہمی یگانگت کو دیکھ کر اور آپ کے افراد میں خلیفہ کے لئے محبت اور اطاعت کا مشاہدہ کر کے میرا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے کہ میں نے ایک ایسی جماعت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے جس کے افراد پرامن ہیں جن کا اجتماع منظم ہے۔ کہتے ہیں کہ اب میں آپ کی مثال بڑے اعتماد سے اپنے غیر مسلم دوستوں کو پیش کر کے ان کے اسلام پر اعتراضات کا دفاع کر سکتا ہوں۔

ایک جرمن دوست مشایل فیچر صاحب جلسہ میں شامل ہوئے کہتے ہیں کہ میں اس جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے اخبار میں پڑھتا رہتا تھا کہ احمدی امن پسند لوگ ہیں لیکن میرے دل میں آتا تھا کہ امن کا دعویٰ تو اور بھی بہت لوگ کرتے ہیں۔ اب یہاں آکر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ اتنا بڑا اجتماع اور اتنا پرامن ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے ورنہ تو کہیں پانچ سو آدمی بھی اکٹھے ہوں تو لڑائی ہو جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ میں جلسہ میں شامل ہو کر اور آپ کے اس پرامن ماحول کو دیکھ کر آپ کے امن کے دعویٰ کی تصدیق کرتا ہوں۔

ایک خاتون ماریہ جوزے صاحبہ جنکا تعلق جنوبی امریکہ سے ہے، کہتی ہیں: یہاں آکر میں بہت حیران ہوئی کہ اتنی قوموں نسلوں اور رنگوں کے لوگ ایسی یگانگت کے ساتھ رہ رہے ہیں اور ہر طرف امن اور سکون کی فضا ہے۔ سب لوگ مطمئن ہیں کسی کو بھی کوئی خوف نہیں میرے لئے ایسے پرامن اجتماع میں شرکت ایک نیا تجربہ ہے اور میری خواہش ہے کہ میں برلن واپس جا کر جماعت احمدیہ کی مسجد سے رابطہ کروں اور اس جماعت کے ساتھ مزید تعلق مضبوط کروں۔ مجھے آپ لوگوں میں شامل ہو کر ایک دلی اطمینان ملا۔

میسی ڈونیا کی ایک سوشل ویلفیئر کی تنظیم میں کام کرنے والی تین خواتین آئی ہوئی تھیں۔ ایک کہتی ہیں کہ ہم نے آپ کے افراد اور آپ کی تعلیمات اور آپ کی لیڈر شپ کو دیکھا ہے اور ہم اس احساس کے ساتھ واپس جائیں گی کہ وہاں کے مسلمانوں کو آپ کی جماعت کا تعارف کروا سکیں۔ یہ جماعت اور اس کے جلسے دیگر مسلمانوں کے لئے نمونہ ہیں اور ایسی پرامن تعلیم اور ایسی منظم جماعت اس قابل ہے کہ بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کی نمائندگی کرے۔

لیٹویا سے آئی ہوئی ایک جرنلسٹ خاتون آگسٹن صاحبہ نے لکھا کہ میں گذشتہ چھ ماہ سے اسلام کے مختلف فرقوں پر ایک پراجیکٹ پر کام کر رہی ہوں اس سلسلہ میں میں استنبول بھی گئی اور وہاں مختلف اسلامی فرقوں سے ملی ہوں لیکن یہاں امام جماعت احمدیہ کو دیکھ کر میرے دل کی جو کیفیت ہوئی اس کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

لیٹویا سے قرطبہ یونیورسٹی کی پروفیسر لولی ڈیاس صاحبہ نے جلسہ میں شامل ہو کر اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھا کہ میں زندگی میں پہلی بار مسلمانوں کے اتنے بڑے جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ میں نے امام جماعت احمدیہ کو پہلی مرتبہ جب قریب سے دیکھا تو میرے لئے ایک عجیب تجربہ تھا اس کی کیفیت مجھے زندگی بھر یاد رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا: اس سال بوسنیا سے چھیالیس افراد کا وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ ان میں اٹھارہ احمدی تھے اور باقی تقریباً اٹھائیس زیر تبلیغ تھے۔ ایک مہمان یاسمین صاحبہ کہتی ہیں کہ جلسہ کے اتنے بڑے انتظام کو دیکھ کر مجھے حیرانی ہوئی کہ یہ کس قسم کے لوگ ہیں۔ جلسہ کے تمام انتظامات میں مجھے کہیں بھی نقص نظر نہیں آیا۔

ایک مہمان نجات صاحب بوسنیا کی رومن کمیونٹی کے ایک معروف سیاستدان ہیں دانشور کے طور پر جانے جاتے ہیں اور شہر ٹوتلا کے کونسلر بھی ہیں کہتے ہیں جلسہ کے تمام انتظامات بہت ہی احسن رنگ میں سرانجام دیئے گئے۔ میں نے اس سے قبل کبھی اس قسم کے پروگرام میں شرکت نہیں کی تھی۔ یہ جلسہ میرے لئے مختلف جہت سے سبق آموز تھا۔ کارکنان کا اخلاص دیکھ کر میں یہی سمجھا کہ لوگ ایمان میں بہت مضبوط ہیں اور ان کے قول اور عمل میں مطابقت ہی ان کی ترقی کا راز ہے اور ان لوگوں میں اس حالت کو پیدا کرنے کی وجہ ان کی خلافت سے وابستگی ہے۔

ایک غیر از جماعت دوست ماہر صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ اپنے ذاتی خرچ پر جلسہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ یہاں مہمانوں کا جس

طرح سے خیال رکھا جاتا ہے اور جس محبت سے لوگ پیش آتے ہیں میں حقیقت میں کہتا ہوں کہ اگر یہ لوگ ہمیں زمین پر سونے کے لئے کہیں اور کھانے کو صرف سوکھی روٹی ہی کیوں نہ دیں ہمیں ان سے کوئی شکایت نہیں ہوگی کیونکہ جو پیار اور محبت یہاں سے ہمیں ملا ہے اس کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں۔

ایک مہمان امیر صاحب جو پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئے جلسہ کے ماحول نے ان پر بڑا مثبت اثر چھوڑا کہتے ہیں کہ میں اپنے دل کی کیفیت کو بیان نہیں کر سکتا ان باتوں کو صرف محسوس ہی کیا جا سکتا ہے اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ اس جنت نما معاشرے میں چند دن گزارے تا کہ اس کو حقیقی جنت کے بارے میں ایک یقین پیدا ہو جائے۔

حضور انور نے فرمایا: اس سال بلغاریہ سے بھی 52 افراد پر مشتمل وفد نے جلسہ میں شرکت کی۔ اس میں سے بیس احمدی افراد تھے بتیس غیر احمدی مہمان تھے۔ اس وفد میں بزنس مین بھی تھے وکلاء بھی تھے لیکچرر بھی تھے طلباء بھی تھے اور عام طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد بھی شامل تھے۔ ایک خاتون ایسی نو واس کہتی ہیں: انسان اگر اپنی زندگی تبدیل کرنا چاہے تو جلسہ پر آئے میں نے یہاں سے بہت کچھ سیکھا ہے دو چیزوں کا ذکر ضرور کرنا چاہتی ہوں ایک تو یہاں اللہ سے محبت سکھائی جاتی ہے دوسرے لوگوں میں ایک دوسرے سے محبت اور عزت سکھائی جاتی ہے۔

بلغارین وفد کے ایک مہمان ففکو انل صاحب کہتے ہیں کہ صرف احمدی لوگ ایسے ہیں جو واقعی امن سکھاتے ہیں عزت کرتے ہیں اور دنیا کو جنت بنانا چاہتے ہیں۔ یہاں واقعی زندگی کا نور ملتا ہے ایسی روشنی جو انسان کو زندگی عطا کرتی ہے میں تو اب ساری زندگی تمام لوگوں کو بتاؤں گا کہ اصل اسلام احمدیت ہے جو دنیا میں امن کی کوشش کر رہے ہیں۔

ایک عیسائی خاتون کہتی ہیں یہ جلسہ تو ایک معجزہ ہے۔ کہتی ہیں کہ خطبہ جمعہ نے مجھے بڑا متاثر کیا۔ انسان سے محبت، پردہ پوشی، ایک دوسرے کی مدد کرنا، کسی کی غلطی کا اظہار دوسروں کے سامنے نہ کرنا، بلکہ اس کے لئے دعا کرنا، یہ تعلیمات جو خلیفہ نے بیان فرمائی ہیں، کاش آج ساری دُنیا آپ کی اِس آواز کو سنے، اگر دُنیا سیدھے راستے پر آنا چاہتی ہے تو اسے ان آوازوں کو سننا ہوگا اور آپ کی تعلیمات کو ماننا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: میسی ڈونیا سے 65 افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ ان میں چار مختلف ٹیلیویژن کے پانچ صحافی بھی تھے تین مختلف علاقائی ٹیلی ویژن کے نمائندے تھے ایک نیشنل ٹیلی ویژن کے صحافی تھے۔ صحافیوں نے جلسہ سالانہ کے دوران ریکارڈنگ بھی کی مختلف لوگوں سے انٹرویو بھی لیتے رہے اور 28 کو میرے سے ملاقات بھی تھی ان کی۔ کہتے ہیں یہ ریکارڈنگ جو ہم نے کی ہے، اس کی ڈاکیومینٹری دکھائیں گے۔ اس میں 32 عیسائی دوست تھے 23 احمدی اور 10 غیر احمدی دوست تھے ان میں سے ایک نے آخری دن بیعت بھی کر لی تھی۔

میسی ڈونیا سے آئی ہوئی ایک مہمان خاتون کہتی ہیں کہ خلیفہ کی تقریروں نے مجھ پر بڑا گہرا اثر چھوڑا ہے۔ مجھے اس تقریر سے پتا چلا ہے کہ اسلام کا اصل مطلب امن ہے نہ کہ جنگ۔ اگر ہم اس تعلیم پر عمل کریں تو دُنیا جنگ کے بغیر امن اور محبت کا گہوارہ بن جائے۔ کہتی ہیں کہ جو آپ نے عورتوں کے حقوق پر بات کی یہ بڑی اچھی تعلیم ہے۔ کہتی ہیں کہ بیعت نے بھی مجھ پر بڑا گہرا اثر چھوڑا ہے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وقت تھم گیا ہو۔

میسی ڈونیا سے آنے والی ایک مہمان خاتون کہتی ہیں یہ ٹی وی کی صحافی ہیں کہ جلسہ نے مجھ پر اسلام کی نئی سمتوں کی طرف رہنمائی کی ہے۔ کبھی ایسا وقت بھی تھا کہ گویا لفظ اسلام مجھ پر حرام تھا اب مجھے اسلام کا نیا تعارف حاصل ہوا ہے۔ میں بطور صحافی یہ نیا تجربہ حاصل کرنے پر آپ کی مشکور ہوں۔ حضور انور نے فرمایا اِن کی میرے ساتھ ملاقات بھی تھی۔ یہ کہتی ہیں کہ امام جماعت احمدیہ کے تمام جوابات سے مطمئن تھی

اور آپ نے مجھے نئی سمتوں کی طرف رہنمائی کی نئے افق کی طرف رہنمائی کی ہے اور میں نے اب اسلام کی اصل تصویر دیکھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے آنے والے مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات بیان فرمائے۔ اور فرمایا: جرمنی میں گزشتہ دو تین سال سے بیعت کی تقریب بھی ہو رہی ہے۔ اس سال جلسہ کے موقع پر گیارہ ممالک سے تعلق رکھنے والے تینتیس افراد نے بیعت کرنے کی توفیق پائی۔ اِن میں البانیہ، گیمبیا، گھانا، جرمنی، عراق، یمن، مراکش، فلسطین، سیریا، تُرکی اور لتھوینیا سے آنے والے احباب تھے۔

حضور انور نے فرمایا : یہ جلسہ کے بارے میں چند تاثرات تھے جو میں نے پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ بہت سوں کے سینے کھولتا ہے بہت سوں کے شکوک وشبہات دور کرتا ہے اسلام کی حقیقی تصویر ان کے سامنے آتی ہے اللہ تعالیٰ ان برکات کو ہمیشہ پھیلاتا چلا جائے۔

میڈیا کوریج کے لحاظ سے جلسہ کے پہلے دن جمعہ کے بعد ایک میرے ساتھ پریس کانفرنس بھی تھی جس میں نیشنل اور انٹرنیشنل میڈیا شامل تھا۔ انٹرنیشنل میڈیا میں اٹلی میسی ڈونیا آسٹریا برازیل اور بیلجیئم کے ٹی وی اور اخبارات کے نمائندے تھے۔ نیشنل لیول پر جرمنی کے چار ٹی وی سٹیشن اور تین پرنٹ میڈیا کے نمائندے موجود تھے۔ لوکل لیول پر ایک ٹی وی ایک ریڈیو اور چار پرنٹ میڈیا کے نمائندے تھے۔

مجموعی طور پر جرمنی میں جلسہ سالانہ کی تینوں ایام کی کوریج ہوئی۔ رپورٹ کے مطابق پانچ ٹی وی چینلز، تین ریڈیو چینل اور اکسٹھ اخبارات اور دیگر پرنٹ میڈیا کے ذریعہ پانچ کروڑ بانوے لاکھ سے اُوپر افراد تک پیغام پہنچا۔ اس کے علاوہ انٹرنیشنل میڈیا میں آئندہ ہفتے تک جو کوریج متوقع ہے اور اس کا نمائندوں نے ذکر کیا تھا اور ان کی جو viewership ہے اس کے مطابق چار کروڑ تیرہ لاکھ سے اوپر لوگوں تک پیغام پہنچے گا۔ اسی طرح alislam ویب سائٹ پر جلسہ کی کارروائی ایم.ٹی.اے. جرمن سٹوڈیو کے تعاون سے اَپ لوڈ کی جاتی رہی۔ سینٹر پریس اور میڈیا آفس کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز بھی اپ لوڈ کی گئی۔ سوشل میڈیا پر بھی جلسہ کی کوریج کے حوالے سے کارروائی کی گئی جس میں فیس بک پر 32 پوسٹس شائع ہوئیں جو چار لاکھ بیس ہزار لوگوں نے دیکھیں اور 36 ہزار لوگوں نے پوسٹ کو پسند کیا اور اس پر تبصرہ وغیرہ بھی کیا۔ اسی طرح ٹوئٹر پر بھی جلسہ کے حوالے سے پانچ لاکھ چھتیس ہزار لوگوں نے جلسہ کی ٹویٹ دیکھے اور پانچ ہزار آٹھ سو لوگوں نے ری ٹویٹ کیا۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا : اِس دَورے کے دوران اللہ کے فضل سے ایک مسجد کے افتتاح کی بھی توفیق ملی۔ اس کا بھی بہت اچھا اثر مہمانوں پر ہوا اور انہوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ یہ اسلام تو جرمنی میں پھیلنا چاہئے۔ اس فنکشن کی بھی اچھی کوریج ہوئی۔ دو ٹی وی چینل اور دو اخبارات کے نمائندے آئے ہوئے تھے جن کے ذریعہ سے ساڑھے سولہ لاکھ افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ اللہ تعالیٰ جرمنی جماعت کو توفیق دے کہ وہ آئندہ اس سے بڑھ کر اسلام کا پیغام پہنچانے والے ہوں اور جو تعارف اَب ہوا ہے اس میں مزید وسعت پیدا کریں۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 1st- September - 2017

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB